جن کو سیف الہدی مولی سے محبت ہوگي

جن کو سیف الہدی مولی سے محبت ہوگي
دین و دنیا میں اُسی کو ہي سعادت ہوگي

جب قیامت میں شفاعت کي ضرورت ہوگي
پیش سیف الہدی مولی کي ولایت ہوگي

خیر مقدم کو فرشتے بھي بچھاتے ہیں نظر
اور کیا جانے امامت کي کرامت ہوگي

اپ تطہیر کي چادر میں حفاظت پائیں
کتني پاکیزہ شہ والا کي عصمت ہوگي

سکہ کونین میں چلتا ہے شہ والا کا
اور کیا دبدبہ وٗ شانِ امامت ہوگي

واہ کیا شان سے چلتا ہے نظامِ دعوت
ایسی دُنیا میں کسی کي نہ حکومت ہوگي

جو خطابوں سے نوازیں ہیں شہ والا کو
میں سمجھتا ہوں خطابوں کي یہ عزّت ہوگي

دشمنِ داعي حسد سے تو جلے جلتے رہیں
حشر میں بھي یہي شعلوں کي ہي لعنت ہوگي

کعبہ کے پردے کے نیچے بھي عبادت ہو گر
ضائع سب ہوگي جو داعي کي نہ الفت ہوگي

رکھ کے یہ دست مبارک کہو جا بخش دیا
اوج و رفعت پہ بھلا کب میري قسمت ہوگي

لاکھ دنیا کي بلاؤں نے تجھے گھیرا ہے
ذکر داعي کا جو ہوگا تو حفاظت ہوگي

وہاں تلک کر اے خدا عمرِ درازيءِ شما
جہاں تلک گلشن ہستي کي حقیقت ہوگي

باکمالوں میں نہیں اج یہ عزّي لیکن
اپ کي چشمِ عنایت سے کمالت ہوگي

ملا شبیر عزي (بیکري والا) راجکوٹ

اترا تھا شبِ قدر کو تارا زمین پر

اترا تھا شبِ قدر کو تارا زمین پر
مانو تھا عرش اُ گیا سارا زمین پر

خالق سے بن گئي ہے وہ تخلیق منفرد
نہ کوئي بن سکے گا دوبارہ زمین پر

اُنکا دھڑکنا کوئي عبادت سے کم نہیں
جو دل ہے اُنکے عشق کا مارا زمین پر

مولی سا ملک دیکھ کر کرتا ہے فلق بھي
رشک کي نگاہ سے نظارہ زمین پر

نقشِ پائے شاہ ہے صراطِ مستقیم
قدرت ہے کہ کرتي اشارہ زمین پر

دیدار کي حسرت ہے قدمبوسي کي خواہش
مؤمن کا ہو رہا ہے گذارا زمین پر

وہاں بھي چمکنا ہے بن کے ھیرا مؤمنو
اخلاص سے مولی نے نکھارا زمین پر

داعي کي شان دیکھ اور مؤمن کي ترقي
کہتے ہیں عدو کیا ہے ہمارا زمین پر

حسیني یہ دعوت ہے وہ قدساني ادارہ
سیف الہدی ہے جس کا منارہ زمین پر

جنت کي طلب ہے تو فقط داعي کا دامن
سوا تھامنے کے کیا ہے چارہ زمین پر

مولی کرا رہے ہیں وہ سجدے کي معرفت
جو کر گیا زہرا کا دلارا زمین پر

ہو جائے یہاں اکے بلندبخت مفضّل
کتنا ہي ہو نہ کوئي بے چارہ زمین پر

ڈاکٹر مفضل ذوالفقار حیدري
(کویت)